خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعہ 28- اگست 1998ء

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

☎ 213029

جمعہ 28- اگست 1998ء 5 جمادی الاوّل 1419ھ - 28- ظہور 1377 ہش جلد 48-83 نمبر 188

دعا کا اعجاز

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ سے ہجرت کرکے مدینہ تشریف لائے تو یہ ایک وبائی علاقہ تھا جس کی وجہ سے کئی صحابہ حضرت ابوبکرؓ، حضرت بلالؓ اور حضرت عائشہؓ وغیرہ بیمار ہوگئے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی۔

اے اللہ اس وبائی علاقہ کی بیماریاں دور کردے اور مکہ کی طرح مدینہ کی محبت ہمارے دلوں میں ڈال دے اور اس شہر کے رزق میں برکت دے۔ مدینہ کی آبادی اور شادابی آج تک اس دعا کی قبولیت کا نشان ہے۔ (صحیح بخاری کتاب فضائل المدینہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا والوں کو قبولیتِ دعا کا نشان عطا کیا جاتا ہے

وہ فرقان دکھائیں جس نے لازماً غالب آنا ہے

خدا تعالیٰ کی پیش خبریوں کے پورا ہونے کے آثار ظاہر ہو رہے ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا جلسہ جرمنی سے 23- اگست 1998ء کو اختتامی خطاب (قسط سوم آخر)

حضرت میر محمد اسحاق صاحب کی شفایابی کا واقعہ

○ حضرت مسیح موعود نے ایک اور ایسا ہی واقعہ بیان فرمایا کہ حضرت میر ناصر نواب صاحب کے بیٹے حضرت میر محمد اسحاق سخت بیمار ہو گئے۔ ران میں گلٹیاں نکل آئیں اور طاعون کا خطرہ پیدا ہو گیا۔ حتیٰ کہ میر محمد اسحاق قریب المرگ ہو گئے۔ تب حضرت مسیح موعود نے سوچا کہ اگر یہ لڑکا میرے گھر میں مر گیا تو دشمنوں کی ہنسی کا سبب بنے گا۔ چنانچہ آپ نے دعا شروع کی تو چند گھنٹوں میں لڑکا صحت یاب ہو گیا اور بخار میر محمد اسحاق صاحب کو بالکل چھوڑ چکا تھا۔ اور آپ نے چلنا پھرنا اور دوڑنا شروع کر دیا۔

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کی شفایابی کا واقعہ

○ اسی طرح حضرت مسیح موعود نے اپنے چھوٹے صاحبزادے حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی سخت بیماری کا واقعہ بیان فرمایا۔ جن کو ٹائیفائیڈ ہو گیا یہ بھی طاعون کا وقت تھا اور خدشہ تھا کہ اگر لڑکے کی وفات ٹائیفائیڈ سے بھی ہوئی تو دشمن یہی کہے گا کہ طاعون سے مرا ہے۔ اس پر رات بارہ بجے میں نے دعا شروع کی تین رکعت کے بعد "کشفاً" بتایا گیا کہ لڑکا صحت مند ہو گیا ہے۔ چوتھی رکعت ختم کی تو لڑکا چارپائی پر بیٹھا تھا اور پانی مانگ رہا تھا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ تپ محرقہ میں اس طرح بخار کا یکدم اتر جانا اس کی کوئی مثال اطباء کی تاریخ میں نہیں مل سکتی۔

اسی طرح سے حضرت مسیح موعود نے اپنے صاحبزادے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی آنکھوں کی تکلیف دور ہونے کا واقعہ سنایا۔ حضرت صاحب نے فرمایا دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اس قسم کے اعجاز آپ کو بھی عطا فرمائے۔

امام الزمان کے وقت انتشارِ نور

حضرت مسیح موعود کے ارشادات کے حوالے سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے فرمایا کہ امام الزمان کے وقت کسی کو خواب یا الہام ہونا اسی کے نور کا پرتو ہوتا ہے۔ اس وقت عقلیں تیز ہو جاتی ہیں چنانچہ آج کی دنیا کی جو بنیادی نئی ایجادات ہوئی ہیں مثلاً ہوائی جہاز وغیرہ وہ حضرت مسیح موعود کے وقت میں ہی ہوئیں۔ اس کے علاوہ عبادات کی طرف زیادہ توجہ ہو جاتی ہے اور مجہول العقل لوگوں کو بھی غیر قوموں سے استدلال کی طاقت و قوت عطا ہو جاتی ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا یہ سارے فرقان جماعت احمدیہ کو حاصل ہو جاتے ہیں۔ اس ضمن میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے تحقیق فرمائی تو ان کو ایک ایسے ہی شخص جن کو میاں بگا کہتے ہیں کے واقعہ کا پتہ چلا جن کو خدا نے ایک دلچسپ مباحثہ میں فتح عطا فرمائی۔ اس پر گاؤں والوں نے ان کو کاندھوں پر اٹھا لیا اور ان کی فتح کا جلوس نکالا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ فرقان ہے۔ یہ اسی انتشار روحانیت کی وجہ سے ہوا جو مسیح موعود کی آمد کا نتیجہ ہے۔

تیسری عالمگیر جنگ کی عظیم خبر

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا حضرت مسیح موعود نے زلازل کی خبریں بھی دی ہیں جن سے جنگیں مراد ہیں چنانچہ دو عالمی جنگیں ہو چکی ہیں اور اب تیسری عالمگیر جنگ کے آثار ہیں جو لازماً ہو گی۔ یورپ کے دانشور اس کو ٹالنے کی کوششیں کر رہے ہیں لیکن ناممکن ہے کہ ٹال سکیں۔ اور بعید نہیں کہ یہ ہماری زندگیوں میں ہو جائے تاکہ اس کے بعد آنے والی فتح ہم دیکھ سکیں۔ اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ جو حضرت مسیح موعود کا الہام ہے کہ "پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی" اس سے مراد صرف موسم بہار کا وقت نہیں بلکہ ان قوموں کے عروج کا وقت ہے۔ اور تمام دانشور گواہ ہیں کہ جنگ ان بحرانوں کا نتیجہ ہوا کرتی ہے جو ترقی کے عروج کے وقت آتے ہیں۔ اور جو خدا سے ڈرتے اور تقویٰ اختیار کرتے ہیں وہی بچائے جاتے ہیں۔ ان کو فرقان عطا کیا جاتا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا انتشار روحانیت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ خدا اپنے غلاموں کو عظیم علمی فضیلت عطا کرے گا۔ حضرت مسیح موعود کے ارشادات کے حوالے سے آپ نے فرمایا کہ آج دین حق پر جو حملے علوم جدیدہ کی طرف سے ہو

باقی صفحہ 2 پر

دعا کا فوری اور اعجازی اثر

ایک دفعہ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی زیارت سے مشرف ہونے کے بعد آپ کی متعدد کتابیں لئے اپنے گاؤں واپس آ رہے تھے کہ وزیر آباد کے قریب دریائے چناب کے ایک ساحلی گاؤں نا نکے پہنچے اور دریا پار کرنے کے لئے ایک برات کے ساتھ کشتی میں بیٹھ گئے جونہی کشتی دریا کے عین وسط میں پہنچی سورج غروب ہو گیا اور ساتھ ہی تیز آندھی چل پڑی جس پر تمام لوگوں میں کہرام مچ گیا اور خواجہ خضر اور پیر جیلانی کو یاد کرکے چلانے لگے۔ اس آہ و زاری کے ماحول میں جبکہ موت یقینی دکھلائی دے رہی تھی حضرت مولانا راجیکی صاحب نے خدا تعالیٰ کے حضور دعا کی:۔

"اے مولا کریم اگر ہم سب لوگ اس قابل ہیں کہ اس دریا میں غرق کردئے جائیں اور ہمارا کوئی عمل نہیں جو ہماری نجات کا موجب ہو سکے تو پھر تو اپنے پیارے...... کی ان کتابوں کے طفیل..... اس آندھی کو چلنے سے روک دے اور ہمیں بخیریت کنارے پر لگا دے"

حضرت مولانا صاحب فرماتے ہیں کہ:۔

"میں نے ایک دو مرتبہ ہی ان دعائیہ کلمات کو دہرایا تھا کہ آندھی تھم گئی اور ہم سب لوگ بخیر و عافیت کنارے پر پہنچ گئے"

حیات قدسی صفحہ 34-35 تالیف حضرت مولانا غلام رسول صاحب قدسی راجیکی شائع کردہ "سیٹھ علی محمد اے الہ دین ایم اے سکندر آباد دکن یکم ستمبر 1951ء)

؎ غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے میرے فلسفیو زور دعا دیکھو تو

چندہ تحریک جدید

○ "نیکی میں جتنی جلدی کی جائے اتنا ہی ثواب زیادہ ہوتا ہے۔ ایک دن کا ثواب بھی معمولی چیز نہیں کہ چھوڑا جائے جو لوگ ملازمت میں ایک دن پہلے شامل ہوتے ہیں وہ ساری عمر سینئر رہتے ہیں۔ اسی طرح یہ سمجھ لو کہ خدا کے انعام پہلے اس پر ہوں گے جو پہلے شامل ہوتا ہے۔"

(حضرت مصلح موعود)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2-50 روپے

28 ظہور 1377 ہش　　　28 اگست 1998ء

جلسہ جرمنی کی امتیازی خصوصیات

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جرمنی کا جلسہ بھی بے شمار رحمتوں اور فضلوں کی برسات میں اختتام پذیر ہوا۔ اس نے بھی تاریخ احمدیت میں کامیابیوں اور کامرانیوں کے نئے سنگ میل نصب کئے ہیں۔ اس وقت اس کی بعض امتیازی خصوصیات پر روشنی ڈالنا مقصود ہے۔

۱- اس کی سب سے نمایاں خصوصیت جس کا حضور نے بھی اپنے خطاب میں ذکر فرمایا اس کی ریکارڈ حاضری ہے جو جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ سے آگے بڑھ گئی۔ حضور نے فرمایا کہ برطانیہ میں حاضرین کی تعداد 19 ہزار اور جرمنی کے جلسہ میں حاضری 396‘23 تھی جبکہ گذشتہ سال یہ حاضری 650‘21 تھی۔ خیمہ جات کی تعداد میں بھی قابل ذکر اضافہ ہوا۔

۲- دوسری نمایاں خصوصیت نومبائعین کے لئے الگ الگ جلسوں کا انعقاد ہے۔ مرکزی جلسہ گاہ کے علاوہ کم از کم چار الگ جلسہ گاہ تھے جن میں ٹرکش‘ فرنچ‘ بوسنین‘ البانین اور عرب احباب کے لئے انتظام کیا گیا تھا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطابات کے تراجم کے علاوہ ان کی زبانوں میں تقاریر کی گئیں۔ حضور ان سب جلسوں میں تشریف لے گئے۔ ان سے ترجمانوں کے ذریعہ گفتگو فرمائی ان کو مصافحہ کا شرف بخشا اور اہم نصائح فرمائیں۔ اس پہلو سے یہ جلسہ دنیا بھر میں غیر معمولی امتیازی شان رکھتا ہے اور کثرت میں وحدت کا شاندار منظر دکھاتا ہے۔

۳- تیسری خصوصیت واقفین نو سے حضور کی ملاقات ہے۔ جلسہ کے دوسرے دن جرمنی بھر کے بارہ سو کے قریب بچے اور بچیاں سٹیج پر حضور کے سامنے سے مارچ پاسٹ کرتے ہوئے گزرے۔ ان سب نے خوبصورت یونیفارم پہنے ہوئے تھے اور بڑے بھلے لگ رہے تھے۔ حضور نے سب بچوں کو مصافحہ کا شرف عطا فرمایا اور بچیوں کو پیار دیتے رہے۔

کسی ملک کے تمام واقفین نو کی جلسہ کے سٹیج پر حضور سے اس طرح اجتماعی ملاقات واقعی ایک ایمان افروز نظارہ تھا اور حضور اور تمام حاضرین کے دل سے ان مستقبل کے مربیان اور خدام دین کے لئے جو دعائیں بے ساختہ نکل رہی تھیں وہ یقیناً رنگ لائیں گی اور ان کی آج کی یادیں ان کا نہ ختم ہونے والا سرمایہ بن کر ان کے روحانی اثاثوں میں ہمیشہ اضافہ کرتی رہیں گی۔

۴- اس جلسہ کے موقع پر اردو زبان میں حضور انور کی مجلس عرفان بھی منعقد ہوئی۔ جو تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہی اور حضور نے سوالوں کے پر معارف جوابات عطا فرمائے۔

۵- پانچویں خصوصیت جلسہ پر سیکیورٹی کا نظام ہے جس کی حضور نے تعریف فرمائی۔ اور انتظامیہ کی مستعدی اور منصوبہ بندی پر خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ جلسہ پر 60 کے لگ بھگ شعبے تھے اور سب کی کارکردگی ہی خدا کے فضل سے مثالی اور عمدہ تھی اور حضور نے افسر صاحب جلسہ پر خاص شفقت فرماتے ہوئے جلسہ پر ان کی بچی کے نکاح کا اعلان بھی فرمایا۔

یہ وہ بعض غیر معمولی خصوصیات تھیں جو ایم ٹی اے پر جلسہ دیکھنے والوں نے مشاہدہ کی ہیں۔ اس کے علاوہ بے شمار باتیں وہ بھی ہوں گی جن کے گواہ صرف جلسہ کے حاضر سامعین ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو ان تمام برکتوں سے بھر دے جن کی حضرت مسیح موعود نے اپنے رب سے دعائیں کی ہیں ان کے لئے بھی جو جلسہ میں براہ راست حاضر تھے اور ان کے لئے بھی جو ٹیلی ویژن کے ذریعہ دل و جان کے ساتھ اس جلسہ میں شامل تھے۔

بقیہ صفحہ 1

رہے ہیں ان سے گھبرانا نہیں چاہئے۔ یہ دور دین حق کی روحانی تلوار کا دور ہے۔ یہ پیشگوئی یاد رکھیں کہ اس جنگ میں دشمن ذلت کے ساتھ پسپا ہوگا۔

فرقان کا پہلو جس کی جرمنی کو ضرورت ہے

حضور ایدہ اللہ نے اپنے خطاب کے آخر میں فرمایا کہ ایک فرقان قوموں کو متحد کرنے کا فرقان ہے جس کی جرمنی کو شدید ضرورت ہے۔ جرمنی کے دانشوروں کو یہ فکر لاحق ہے کہ بہت سی قوموں کے لوگ یہاں آ تو گئے ہیں مگر اب ملکی یکجہتی Integration کس طرح حاصل ہوگی۔ یہ لوگ جن کی تعداد ایک کروڑ کے لگ بھگ ہے جرمنی کی اقتصادیات کے لئے بے حد ضروری بن چکے ہیں کوئی عقل مند ان کو نکال دینے کا تصور نہیں کر سکتا۔ تاہم ان کو جو فکر ہے کہ Integration کس طرح حاصل ہوگی اس کا حل یہ ہے کہ جرمن قوم دین حق کو قبول کر لے۔ وہ تمام لوگ جو جہاں بھی بستے ہیں جن کو فرقان عطا ہوا ہے ان کا فرض ہے کہ اپنے اندر ایسی صفات پیدا کریں کہ جرمن قوم ان کی طرف راغب ہو جائے۔ اس سے جرمن قوم کو الٰہی اخلاق حاصل ہوں گے یہ وہ دائمی یکجہتی ہے جو ان کو حاصل ہوگی۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا میں نے غور کیا ہے کہ جرمن قوم میں گہری سچائی ہے۔ اس کو سچائی سے رابطہ ہے۔ جن لوگوں میں سچائی دیکھتے ہیں ان پر فریفتہ ہو جاتے ہیں۔ اس قوم کی اعلیٰ صفات پر غور کریں۔ ان کی خوبیوں سے استفادہ کریں اور ان کی بدیوں سے بچیں۔ سارے یورپ میں اگر کوئی قوم ایسی ہے کہ وہ دین حق سے وابستہ ہو جائے تو دین حق ساری دنیا پر پھیل جائے وہ جرمن قوم ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ آپ لوگوں کو دور دور سے کھینچ کر یہاں لایا ہے۔ اللہ نے اتنی زیادہ قوموں کو یہاں اس لئے اکٹھا کیا ہے تاکہ احمدیت کی برکت سے ان کو فرقان نصیب ہو اور جرمن قوم خدائے واحد کے ہاتھ پر اکٹھی ہو جائے۔ خدا والا انسان ہر ایک پر پیار کی نظر ڈالتا ہے۔ جس طرح ماں اپنے بچے پر پیار کی نظر ڈالتی ہے۔ احسان کا اس سے بہتر بدلہ نہیں ہو سکتا کہ اس قوم کو خدا کی حقیقی محبت سے آشنا کر دیں۔ اور ان کو وہ فرقان دکھائیں جس نے کھرے اور کھوٹے کی تمیز کرنی ہے۔ وہ فرقان دکھائیں جس نے لازماً غالب آنا ہے۔ جرمن قوم نے جس طرح صنعت سائنس اور ایجادات میں ترقی کی ہے اسی طرح وہ روحانی اور نورانی دنیا میں بھی ترقی کرے۔

ضمناً حضرت صاحب نے فرمایا یہ قوم جرابیں بہت اچھی بناتی ہے مگر مجھے آپ لوگ جرابیں نہ بھیجنی شروع کر دیں۔ جس طرح اوکاڑہ والے جب آتے ہیں تو نالوں (ازار بند) کے تحفے ضرور لاتے ہیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا یہ بات تو میں نے مزاحاً کہی ہے۔ آخر میں حضرت صاحب نے تجلیات الٰہیہ سے حضرت مسیح موعود کا ارشاد سنایا جس میں حضرت مسیح موعود نے خوشخبری دی ہے کہ خدا نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ میری عظمت اور محبت دلوں میں بٹھائے گا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا آپ ایسے بن جائیں کہ آپ کی محبت دلوں میں بیٹھ جائے۔ محبت بیٹھ جائے تو پھر Integration کا کوئی مسئلہ باقی نہیں رہے گا۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا اللہ میرے فرقہ کو سب فرقوں پر غالب کرے گا۔ اور میرے فرقہ کے لوگ اپنے دلائل کے زور سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اللہ آپ کے لئے سب قوموں کو گھیر لایا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ وہ مجھے برکت پر برکت دے گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ اے سننے والو ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ کر لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس وقت کے آثار ظاہر ہو رہے ہیں امید ہے کہ آپ اللہ سے دعائیں مانگتے ہوئے اس کے فضلوں کے سہارے محبت الٰہی میں آگے سے آگے بڑھتے جائیں گے۔ یہ وہ ہتھیار ہے جس کا دنیا میں کوئی مقابلہ نہیں۔ اس محبت کے ذریعے آپ نے تمام قوموں کے دل جیتنے ہیں۔ جس میں سب سے اول جرمن قوم ہے۔ خدا وہ دن ہمیں جلد دکھائے آمین۔

جلسے کے کوائف

دعا سے قبل حضور ایدہ اللہ نے جلسے کے حاضرین کی تعداد کے کوائف بیان فرمائے۔ اور فرمایا کہ اس وقت کی رپورٹ کے مطابق حاضری خدا کے فضل و کرم سے 23 ہزار 396 مرد و خواتین پر مشتمل ہے۔ ان میں چھ سال سے کم عمر کے بچے شامل نہیں ہیں۔ جبکہ اس سال انگلستان کے جلسے کی حاضری اٹھارہ انیس ہزار تھی۔ اس طرح تعداد کے اعتبار سے آپ کا جلسہ انگلستان کے جلسے سے آگے بڑھ گیا ہے۔ گزشتہ سال جرمنی میں حاضری 21 ہزار 650 تھی گزشتہ سال جرمنی کے جلسہ میں 23 ممالک کے لوگ آئے تھے اس سال 39 ممالک کے لوگوں کی نمائندگی ہوئی ہے۔ رہائش کے لئے پچھلے سال 116 پرائیویٹ خیمہ جات لگے تھے جبکہ اس سال ان کی تعداد 225 ہے۔

حضور نے فرمایا بے انتہا فضل۔ اللہ نے عطا فرمائے ہیں۔ اللہ ان بے انتہا فضلوں کا شکر ادا کرنے کی توفیق دے اور مزید افضال عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔ اس کے بعد حضور نے دعا کرائی اور یوں دو گھنٹے پر مشتمل حضور کا یہ خطاب ختم ہوا۔ دعا کے بعد آپ نے فرمایا سلام۔ فی امان اللہ۔

بعد ازاں حضرت صاحب نے امیر صاحب جرمنی مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب سے طویل معانقہ فرمایا اور افسر صاحب جلسہ سالانہ کو بھی معانقہ کا شرف عطا فرمایا۔

☆......☆......☆......☆

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سید منصور احمد بشیر صاحب

حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب بی اے بی ٹی

ایک عظیم باپ کے عظیم بیٹے

خاکسار کو چند بزرگ رفقاء حضرت مسیح موعود کو دیکھنے اور ان سے برکت حاصل کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ ان میں حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب بھی تھے۔ حضرت قاضی صاحب کا مجھ گنہ گار پر ایک خاص احسان ہے جو ان کی بے لوث اور پاک سیرت کا بھی مظہر ہے۔ 55-1954ء کی بات ہے کہ دارالصدر شمالی بیت انوار ابھی نہیں بنی تھی اور محلّہ کے لوگ استاذی المکرم پروفیسر ابراہیم ناصر سابق مربی ہنگری کے گھر پر نمازیں پڑھتے تھے۔ ہم ٹوبہ ٹیک سنگھ سے والد صاحب (سید اقبال حسین شاہ صاحب) کی ریٹائرمنٹ کے بعد 54ء میں نئے نئے اس محلّہ میں کرایہ کے مکان میں آئے تھے۔ مکرم قاضی محمد عبداللہ صاحب بھی اسی بیت میں نماز کے لئے آیا کرتے تھے۔ گرمیوں کے موسم میں ایک دن اتفاقاً صرف خاکسار اور قاضی صاحب نماز ظہر یا عصر پڑھنے کے لئے موجود تھے۔ نماز کا وقت آیا تو قاضی صاحب نے ازراہ شفقت مجھے نماز پڑھانے کے لئے ارشاد فرمایا۔

قارئین کرام! ذرا اس واقعے کا اندازہ لگائیں۔ میں اس وقت 14، 15 سال کا ایک معمولی سا لڑکا تھا۔ جبکہ حضرت قاضی صاحب سلسلہ کے چوٹی کے خادمان دین میں شامل تھے۔ اور عمر کے لحاظ سے آپ معمر بزرگوں میں شامل تھے اور پھر یہ کہ میری آپ سے کوئی جان پہچان بھی نہ تھی۔ مجھ جیسے ایک ادنیٰ سے لڑکے کو آپ کا نماز کے لئے کہنا میرے لئے حیرت انگیز تھا۔ میں نے ہچکچاہٹ کا اظہار کیا۔ مگر آپ نے شفقت آمیز اصرار سے مجھے نماز پڑھانے کے لئے کہا۔ جب میں نے نماز پڑھا کر سلام پھیرا تو آپ میری طرف جھکے اور جو کچھ مجھے کہا وہ کبھی میرے وہم و گمان میں بھی نہ آسکتا تھا۔ آپ نے سرگوشی کے رنگ میں مجھے فرمایا "میں نے آپ کے لئے بہت دعا کی ہے" میں حیران رہ گیا اور ساتھ ہی میرا دل آپ کے لئے محبت اور جذبات تشکر سے بھر گیا۔ نہ میری کوئی خدمت نہ جان پہچان۔ ایک نوجوان لڑکے کے لئے ایک جید بزرگ کی دعاؤں کا خزانہ مجھے بیٹھے بٹھائے مل گیا۔ پاک ہے میرا رب جس نے ہمیں احمدیت کی دولت عطا کی اور بے لوث بے غرض دعائیں کرنے والے پاک وجود عطا کئے۔ بعد میں خاکسار نے لکھ کر بھی حضرت قاضی صاحب سے دعا کی درخواست کی۔ میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے خدمت سلسلہ کی جو ادنیٰ سی توفیق عطا فرمائی اس میں حضرت قاضی صاحب کی دعاؤں کا بھی بڑا حصہ ہے۔ ربوہ کے پرانے ساکنین میں سے بہت سے لوگوں کو اب بھی یاد ہوگا کہ بڑھاپے میں بھی قاضی صاحب ہمیشہ باہر چلتے پھرتے بھی دعائیں گنگناتے رہتے تھے۔ آپ کی سیرت کا بہت ہی اختصار کے ساتھ خاکسار یہاں تذکرہ کرنا چاہتا ہے۔

عظیم گھرانے سے تعلق

آپ کے والد ماجد کا نام قاضی ضیاء الدین تھا جو حضرت مسیح موعود کے اولین ملنے والوں میں سے تھے۔ 1885ء میں جب آپ پہلی دفعہ قادیان تشریف لائے تو بیت اقصیٰ کی دیوار پر آپ نے جاتے ہوئے یہ تحریر لکھ دی "اگر وطن میں میری والدہ جو بوڑھی اور ضعیفہ ہیں نہ ہوتیں تو میں حضرت مرزا صاحب کی معیت سے جدا نہ ہوتا۔ شاعر کے الفاظ صحبت بعد از لقائے تو حرام کسی اور کی نسبت آپ پر زیادہ صحیح طور پر صادق آتے ہیں"

(ترجمہ از ریویو آف ریلیجنز انگریزی بابت ستمبر 1928ء)

ایک دفعہ حضرت اقدس کے خادم حضرت حافظ حامد علی صاحب کے آپ کے متعلق پوچھنے پر حضرت اقدس نے آپ کا نام و پتہ بتاتے ہوئے یہ بھی آپ کے متعلق فرمایا تھا "اس شخص کو ہمارے ساتھ عشق ہے" (رفقائے احمد جلد ششم ص 8، 9) ایسے عظیم رفیق مسیح موعود کے گھر آپ 9 نومبر 1886ء کو پیدا ہوئے۔ 1897ء میں آپ کی عمر دس سال کی تھی جب بانی سلسلہ حضرت مسیح موعود نے ضمیمہ انجام آتھم میں 313 رفقاء کا ذکر فرمایا اور اس میں بھی آپ کے والد صاحب کی وجہ سے آپ کا اور آپ کے بھائی قاضی عبدالرحیم صاحب کا ذکر فرمایا۔ آپ کو 1900ء میں تقریباً 15 سال کی عمر میں حضرت مسیح موعود کی زیارت نصیب ہوئی۔ اس موقعہ پر آپ کے والد صاحب نے آپ کو مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کی چھٹی جماعت میں داخل کروا دیا۔ اس طرح آپ کو 8 سال تک حضرت مسیح موعود کی صحبت کا موقعہ ملا۔ چنانچہ آپ اس زمانہ کی بہت سی روایات کے راوی ہیں۔ آپ کی شادی سید عزیز الرحمان آف بریلی (یو۔ پی) جو وہاں سے ہجرت کر کے قادیان آگئے تھے کی صاحبزادی کلثوم بانو جو خود حضرت مسیح موعود کے رفقاء میں شامل تھیں سے تجویز ہونے پر حضرت مسیح موعود نے پسندیدگی کا اظہار کیا اور فرمایا "بظاہر صالح نوجوان ہے"

آپ کے نکاح کا اعلان حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے فرمایا۔ اس بیوی سے آپ کی ایک بیٹی امتہ الوہاب پیدا ہوئیں۔ آپ نے ایک دوسری شادی کی لیکن اس سے کوئی اولاد نہ ہوئی۔

خدمتِ سلسلہ

حضرت قاضی محمد عبداللہ کی زندگی کا ایک نمایاں پہلو یہ ہے کہ آپ کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمات بہت نمایاں رنگ میں سرانجام دینے کی توفیق ملی۔ ان خدمات میں تنظیمی، تعلیمی، مالی اور اندرون و بیرون ملک دعوت الی اللہ کی خدمات کے علاوہ اپنے وطن کی سیاسی خدمات بھی شامل ہیں جو خدمت کشمیر کے سلسلہ میں آتی ہیں۔ ان متعدد اہم محاذات پر ہمہ گیر قسم کی خدمات کی یہاں صرف ایک جھلک پیش خدمت ہے۔

جلسہ سالانہ پر خدمات

قادیان کے قیام کے دوران جلسہ سالانہ پر آپ کو دیگر اعلیٰ کارکنان کی طرح ہمیشہ ذمہ داری کا کام سونپا جاتا تھا۔ چنانچہ جلسہ سالانہ 1920ء میں دارالعلوم کی نظامت کی عام نگرانی بعض دوسرے بزرگوں کے ساتھ جن میں حضرت مرزا شریف احمد بھی شامل تھے آپ کے سپرد کی گئی۔ 1942ء کے جلسہ سالانہ پر آپ ناظم سپلائی و سٹور تھے۔ پھر 1944ء میں حضرت میر محمد اسحاق صاحب کی وفات کے بعد کئی سال تک یہ عہدہ آپ کے سپرد رہا۔ یاد رہے کہ اس عہدہ کا کام سارا سال جاری رہتا ہے اس لئے انتظامات جلسہ سالانہ کے سلسلہ میں سب سے مشکل یہی کام ہے۔ ہجرت پاکستان کے بعد بڑھاپے کی وجہ سے آپ اس کام سے فارغ ہوئے۔

علاقہ ملکانہ میں دعوت الی اللہ

مسلمانوں کو ہندو بنانے کے لئے آریہ سماجیوں نے جو تحریک شدھی شروع کی تھی اس کے مقابلہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے 1923ء میں ایک دعوت الی اللہ کی جوابی تحریک شروع فرمائی۔ جس میں تمام جماعت نے آرام و آسائش، مال و دولت اور وقت کی عظیم قربانی دی۔ جس کی وجہ سے آریہ سماجیوں کی تمام سکیمیں اور کوششیں دھری کی دھری رہ گئیں اس جوابی تحریک میں حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب کو گراں قدر خدمات کا موقعہ ملا۔ اس ضمن میں حضرت امام الثانی نے فرمایا تھا۔ "دنیادار (لوگوں)...... کی نظر میں وہی شخص زیادہ معزز ہوتا ہے جو ڈگری یافتہ ہو..... اس لئے ایسے لوگوں کو زیادہ تر اس طرف توجہ کرنی چاہئے جو ڈگری یافتہ ہوں۔ جہاں تک ہو سکے جلدی کریں ورنہ وقت ہاتھ سے جاتا رہے گا۔ خدمت دین کے موقعے ہمیشہ نہیں ملا کرتے..... چونکہ اس جگہ لوگ تھوڑے ہیں اس لئے جو موجود ہیں وہ اپنی اپنی جگہ جاکر دوسروں کو اطلاع دے دیں"

(الفضل 15 مارچ 1923ء)

حضرت صاحب نے جماعت کو یہ بات 12 مارچ 1923ء کو فجر کے بعد ایک تقریر میں کہی اور بعض وجوہات سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اسی دن چوہدری فتح محمد صاحب کے ساتھ بعض لوگوں کو بھجوانے کی خواہش کی۔ چنانچہ اتنے چھوٹے نوٹس کے باوجود ظہر کے وقت تک بیس احباب تیار ہو گئے جن میں پانچ گریجوایٹ تھے۔ ان میں قاضی محمد عبداللہ صاحب بھی شامل تھے۔ حضرت خلیفہ ثانی ایک بڑے مجمع کے ساتھ قادیان سے باہر کافی دور تک ان لوگوں کے ساتھ گئے اور وہاں ایک ولولہ انگیز تقریر فرمائی اور دعا کے بعد رخصت فرمایا۔ حضرت اماں جان بھی چند مستورات کے ساتھ وہاں پا پیادہ تشریف لے گئیں تھیں۔ حضرت قاضی صاحب نے وہاں بطور نائب امیر المجاہدین کام کیا اور بہت اچھی رپورٹیں بھجواتے رہے۔

بطور ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

ملکانہ میں ارتداد کی تحریک کا کامیاب مقابلہ کرنے کے بعد حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب جب 1924ء میں وہاں سے واپس آئے تو آپ کو تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کی ہیڈ ماسٹری جیسا اہم عہدہ سپرد کیا گیا۔ اس خدمت کو آپ نے بہت عمدگی سے نبھایا۔

انگلستان میں دعوت الی اللہ

قاضی محمد عبداللہ صاحب نے 1907ء میں حضرت مسیح موعود کے حضور وقف زندگی کرنے کی توفیق پائی۔ 6 ستمبر 1915ء کو حضرت خلیفہ ثانی نے آپ کو انگلستان میں دعوت الی اللہ کے لئے بھیجا۔ آپ نے وہاں پانچ سال تک نہایت احسن رنگ میں یہ فریضہ ادا کیا اور 28 نومبر 1919ء کو واپس تشریف لائے۔ جانے سے قبل حضرت خلیفہ ثانی نے آپ کو تفصیلی اور تحریری نصائح لکھ کر دیں جو تقریباً پانچ فل سکیپ صفحات پر مشتمل ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ دعوت الی اللہ کے میدان میں ان نصائح پر عمل کریں۔ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کامیابی عطا فرمائے گا۔ یہ پاک نصائح جماعت کے لٹریچر میں معروف ہیں اور ظاہر کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی الٰہی پیشگوئی کے مطابق حضرت خلیفہ ثانی کو دوسرے علوم کی طرح اس میدان اشاعت دین میں کس قدر علم اور عبور عطا فرمایا تھا۔ آپ کو رخصت کرنے کے لئے حضرت خلیفہ ثانی تقریباً دو میل تک قادیان سے باہر تشریف لائے اور لمبی دعا کے بعد آپ کو رخصت کیا۔

دعوت الی اللہ کے میدان میں کارگزاری کی ایک جھلک

انگلستان میں کس اخلاص اور عمدہ طریق پر آپ نے دعوت الی اللہ کا کام کیا اس کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مفتی محمد صادق صاحب جو ان دنوں لندن میں مقیم تھے کی رپورٹ کا ایک مختصر اقتباس اور اسی طرح خود آپ نے 30۔ نومبر 1919ء کو بیت اقصیٰ میں جو حالات لندن مشن کے سنائے ان میں سے ایک نسبتاً لمبا اقتباس قارئین کے لئے پیش خدمت ہے۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب اپنی رپورٹ مرسلہ 2 مئی 1918ء میں فرماتے ہیں۔

"میرے رفیق قاضی عبداللہ صاحب اس موسم سرما میں نہ صرف سردی کی تکلیف کو برداشت کرتے ہوئے بلکہ خوفناک ہوائی حملوں کے نیچے سر دیئے صبر کے ساتھ لندن میں جمے رہے اور اپنے دعوت الی اللہ کے کام میں مصروف رہے..... قاضی صاحب نے اس عرصہ میں کئی لیکچر دیئے۔ بعض لوگوں کے ساتھ مباحثات کئے۔ سائلین کے خطوط کے جواب لکھے۔ اور مکان پر آنے والوں کو دعوت الی اللہ کی اور مناسب خاطرداری کی۔ اپنا مکان ہونے سے مہمان نوازی کا ایک اور خرچہ بڑھ گیا ہے۔ یہاں کے دستور کے مطابق جب کوئی ملاقات کے واسطے آوے۔ اور کھانے کا وقت ہو تو ضروری ہوتا ہے کہ اسے کھانے میں شامل کیا جائے۔..... اور کھانے کے اوقات یہاں دن میں کم از کم چار ہیں۔ باوجود اکیلا ہونے کے قاضی صاحب نے ان تمام کاموں کو پورا کیا اور پھر بڑی کفایت شعاری سے جس کے وہ خاص مشاق ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی ان کا اجر ہو اور ان کی جوانی، عمر، نیکی اور صحت میں برکات نازل کرے۔ آمین۔

(الحکم 18 جولائی 1928ء)

حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب نے 30 نومبر 1919ء کو بیت اقصیٰ قادیان میں لندن مشن کے ذیل کے حالات سنائے۔

"میرے احباب جانتے ہیں کہ میں یہاں ایک خاموش زندگی بسر کرتا تھا۔ اور میرے لئے لیکچر دینے کا کبھی موقعہ پیش نہ آیا تھا۔ مگر یہ خدا کا فضل ہے کہ میرے ولایت میں بھیجنے کا خیال حضرت خلیفہ ثانی کے دل میں پیدا ہوا جب آپ نے مجھے اس کام پر لگانے کی اطلاع دی تو میں بہت حیران ہوا اور ڈرا کہ مجھ سا ناکارہ اور نالائق انسان وہاں جا کر کیا کرے گا۔ اس پر میں نے خدا کے حضور نہایت الحاح سے دعا کرنی شروع کر دی کہ مولیٰ تو جانتا ہے کہ میں نالائق ہوں اور کوئی قابلیت اپنے اندر نہیں رکھتا تو ہی مدد فرما۔ میں نے بہت دعا کی تو مجھے القاء ہوا کہ خدا تمہاری مدد کرے گا.... چنانچہ میں نے اس بشارت کا یہ نتیجہ دیکھا کہ اس ملک میں جا کر مسیحیوں کے بڑے بڑے آدمیوں سے بحثیں ہوئیں اور ان کے بشپوں کو دعوت دی گئی کہ وہ اپنے اصول مذہبی کی صداقت کا ثبوت دیں۔ لیکن خدا کے فضل سے کوئی سامنے نہ آسکا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ جب کسی سے کوئی کام لینا چاہتا ہے تو خواہ وہ کتنا ہی نالائق کیوں نہ ہو اس کو اتنی لیاقت دے دیتا ہے کہ دنیا کی لیاقتیں اس کے آگے ہیچ ہو جاتی ہیں پس میں نے جو کچھ کام کیا ہے اس کے لئے وہی خدا مستحق حمد ہے جو نالائقوں سے کام لیتا ہے۔

ان دنوں چونکہ جناب چوہدری فتح محمد صاحب کی آنکھیں دکھتی تھیں اس لئے وہ لندن سے 12 میل کے فاصلے پر ایک جگہ رہتے تھے۔ مجھے بھی وہاں رہنا پڑا۔ ہمارا قیام ایک گھر میں تھا۔ اس وقت ہماری (دعوت الی اللہ) بالکل پرائیویٹ حیثیت کی تھی۔ وہاں جانے کے چار مہینے کے بعد برائٹن میں میرا ایک لیکچر ہوا اور محض خدا کے فضل سے نہایت کامیاب ہوا۔ کچھ دنوں کے بعد چوہدری صاحب تو واپس آگئے اور میں اکیلا رہ گیا۔ میں نے مکان تبدیل کر لیا۔ لیکن جس مکان میں میں گیا۔ اس کی لینڈلیڈی سخت متعصب نکلی۔ اور وہاں رہنے سے مجھے یہ نقصان ہوا کہ جو کوئی ملنے کے لئے آتا اسے کہتی کہ یہ...... (دجال) ہے.... اس کے بعد میں نے مناسب خیال کیا کہ لندن کو اپنا ہیڈ کوارٹر بناؤں۔ چنانچہ اب میں نے برٹش میوزیم کے پاس رسل سٹریٹ میں ایک مکان لیا۔ وہیں مسٹر کوریو بھی رہتے تھے جو چوہدری صاحب کے ذریعے (احمدی) ہوئے تھے...... وہ ایک قابل شخص ہیں.... ان کا کام یہ ہے کہ انگریزی اخباروں کے تراجم اٹلی میں پہنچاتے ہیں اور اٹلی کے اخباروں کے تراجم انگریزی اخباروں میں دیتے ہیں۔ ان سے مل کر کام شروع کیا۔ اس طرح میں نے اس جگہ ایک مرکز قائم کر لیا اور مکان پر موٹا لکھ کر لگا دیا گیا۔ "احمدیہ موومنٹ" اس کو دیکھ کر بہت لوگ آتے تھے۔ بعض اخبارات کے قائمقام بھی آتے تھے۔ بعض تو وہی باتیں شائع کرتے جو ہم انہیں بتاتے اور بعض ہنسی بھی کرتے۔ لیکن ان کی ہنسی بھی ہمارے لئے مفید ہوتی تھی۔ اس وقت میرا کام یہ تھا کہ خط و کتابت کے ذریعہ (دعوت الی اللہ) کرتا تھا اور جو لوگ پہلے (احمدی) ہو چکے تھے ان کی تعلیم و تربیت کرتا تھا۔

وہاں کا ایک بڑا ذریعہ مشنری کے اشتہار کا یہ ہے کہ وہاں کا پورا لباس اختیار نہ کرے بلکہ ان سے کچھ امتیاز رکھے۔ کیونکہ اگر بالکل ان جیسا ہی لباس پہن لے تو پھر ان کے لئے کوئی توجہ کرنے کی وجہ نہیں ہوتی۔ میں وہاں پگڑی رکھتا تھا۔ لیکچروں اور ملاقات کے وقت پگڑی ہی ہوتی تھی۔ البتہ جب کسی دوکان میں کچھ خریدنے کے لئے جاتا تو اس وقت ٹوپی پہن لیتا تھا۔ کیونکہ اگر پگڑی رکھے ہوئے دوکان میں جائیں تو وہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ یہ کوئی راجہ یا مہاراجہ ہے جو اپنے طرز کو نباہ رہا ہے اور اس پر مطلق ہمارے لباس وغیرہ کا اثر نہیں ہوا۔ اس غلط فہمی میں اندیشہ ہوتا تھا کہ شاید وہ اشیاء کی قیمت معمولی سے زیادہ نہ وصول کرے۔ پس میرا یہ طریق تھا کہ خرید و فروخت کے وقت ٹوپی اور باقی وقتوں میں پگڑی رکھتا تھا۔

وہاں جو کچھ کام ہوتا تھا اس کی میں باقاعدہ رپورٹ حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور بھیجتا رہتا تھا۔ مگر جب 1917ء میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب پہنچ گئے تو پھر حالت ہی بدل گئی۔ کام بڑے پیمانے پر شروع ہو گیا۔ اور خدا کے فضل سے ہمیں دن بدن کامیابی ہونے لگی اور ہندوستان کے اخبارات میں ہماری رپورٹیں باقاعدہ شائع ہونے لگیں۔

اب خدا کے فضل سے ہمارا ذاتی مکان وہاں ہو گیا ہے۔ (-) یہ بھی ہمارے اشتہار کا ذریعہ ہے۔ بہت سے لوگ ملاقات کے لئے آتے ہیں۔ کچھ ان میں سے ہدایت پاتے ہیں اور کچھ قریب ہو جاتے ہیں۔ اور کچھ جیسے آتے ہیں ویسے کے ویسے ہی واپس چلے جاتے ہیں..... وہاں جا کر معلوم ہوا کہ اللہ جس کو چاہتا ہے اس کو ہدایت ہوتی ہے۔" (الفضل 19-12-4)

خدماتِ کشمیر

کشمیر کمیٹی کے صدر کی حیثیت سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے مظلوم کشمیریوں کو مہاراجہ کشمیر کے مظالم سے نجات دلانے کے لئے جو عظیم خدمات سرانجام دیں وہ برصغیر پاک و ہند کی سیاسی تاریخ کا ایک شاندار باب ہے۔ اس کمیٹی میں حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب کو بھی خدمات سرانجام دینے کے موقعہ ملا۔ حضرت خلیفہ ثانی کو کشمیر کمیٹی سے خاص وجوہات کی بناء پر الگ ہونا پڑا لیکن اس کے باوجود وہاں کی بیوگان، یتامیٰ اور غریب طلباء کی مدد اور کشمیریوں کی راہنمائی کے لئے اصلاح اخبار سری نگر کو جاری رکھنے کی خاطر اور ان امور کے لئے مالی مدد مہیا کرنا کشمیر ریلیف فنڈ کمیٹی کی ذمہ داری تھی اور قاضی صاحب تقسیم برصغیر تک سالہا سال اس کمیٹی کے سیکرٹری رہے۔ آپ اس کمیٹی کا سالانہ بجٹ تیار کر کے حضرت خلیفہ ثانی سے اس کی منظوری لیتے اور اس کے علاوہ اخبار کے طریق کار کی نگرانی کرتے۔

مالی خدمات

حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب کو جماعت کی مالی خدمات کی بھی وافر توفیق ملی۔ چنانچہ

1۔ منارۃ المسیح کی تعمیر کے لئے آپ کو چندہ دینے کا موقعہ اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا۔

2۔ جب حضرت خلیفہ ثانی نے رسالہ تشحیذ الاذہان جاری فرمایا تو 1909ء سے لے کر 1914ء تک متعدد بار آپ کا نام اس رسالہ میں خریداروں کی فہرست میں شائع ہوا۔

3۔ موصی ہونے کے علاوہ آپ تحریک جدید دفتر اول کی پانچ ہزاری فوج میں شامل تھے۔

4۔ دفتر انصار اللہ مرکزیہ کی تعمیر میں آپ نے 1957ء میں 100 روپے چندہ دیا۔

5۔ وقف جدید کا اعلان جب جلسہ سالانہ 1957ء میں حضرت خلیفہ ثانی نے فرمایا تو جن لوگوں نے اس کے چندہ میں حصہ لیا ان میں حضرت قاضی کا نام السابقون الاولون میں شامل ہے۔

قاضئ سلسلہ کے طور پر تقرر

حضرت قاضی صاحب 43‘1942ء میں اور اس کے بعد کئی سال تک حضرت خلیفہ ثانی کی منظوری سے قاضی سلسلہ کے طور پر کام کرتے رہے۔

اللہ تعالیٰ حضرت قاضی صاحب کی ان جلیل القدر خدمات اور قربانیوں کو اپنے فضل سے قبول فرمائے اور ہمیں بھی آپ کی تتبع میں ایسی ہی بلکہ اس سے بڑھ کر خدمت دین کی توفیق دے۔ آمین۔

آلِ یاسرؓ

حضرت عمارؓ کے والد یاسرؓ یمن سے آکر مکہ میں آباد ہوئے تھے۔ اور ان کے حلیف ابو حذیفہ نے اپنی لونڈی حضرت سمیہ کے ساتھ ان کی شادی کر دی تھی۔

جب مکہ میں آفتاب رسالت طلوع ہوا تو حضرت یاسرؓ اور ان کی اہلیہ سمیہ اور بیٹا عمار سب ابتدائی ایام میں ہی اس نور سے منور ہو گئے۔ اس وقت ابھی مسلمانوں کی تعداد 30‘35 سے زیادہ نہ تھی۔ اور یہ وہ زمانہ تھا جب مکہ کے ذی وجاہت مسلمان بھی قریش کی ستم رانیوں کا شکار تھے تو اس غریب الوطن خاندان کے حالات کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

بنو مخزوم نے اس خاندان پر ظلم و بربریت کی انتہا کر دی۔ بظاہر ان کی زندگی موت سے بدتر بنا دی گئی۔

ایک دفعہ اس سارے گھرانے کو تکلیف دی جا رہی تھی کہ حضورؐ کا ادھر سے گزر ہوا تو آپؐ نے انہیں مخاطب کر کے فرمایا اے آل یاسر صبر کرو اور خوش ہو جاؤ کیونکہ تمہاری وعدہ گاہ جنت ہے۔

(مستدرک حاکم معرفۃ الصحابہ ذکر مناقب عمار جلد 3 ص 383 مکتبہ النصر الحدیثہ۔ ریاض)

پہلی شہادت

جب دشمن اپنی پوری طاقت کے باوجود اس پاکیزہ گھرانے کے پائے ثبات میں کوئی جنبش پیدا نہ کر سکے تو غصہ سے آگ بگولا ہو کر ابو جہل نے حضرت سمیہؓ کی شرمگاہ میں نیزہ مار کر ان کو شہید کر دیا۔

یہ اسلام میں پہلی شہادت تھی۔ جو اہل ایمان کو سورج چاند کی طرح روشنی دکھاتی رہے گی۔

جلتے انگاروں پر

مگر یہ انجام دیکھنے کے باوجود باپ اور بیٹا ایمان پر ثابت قدم رہے۔ تھوڑے دنوں یہ حضرت یاسر بھی بوجہ ضعیف العمری کے ان شدائد سے جاں بر نہ ہو سکے اور انتقال کر گئے۔

حضرت عمار کو قریش دوپہر کے وقت انگاروں پر لٹاتے اور پانی میں غوطے دیتے۔ ایک مرتبہ انہیں انگاروں پر لٹایا جا رہا تھا کہ حضور ﷺ کا ادھر سے گزر ہوا۔ آپؐ نے حضرت عمار کے سر پر ہاتھ پھیر کر یہ دعا کی۔

یا نار کونی برداً سلاماً علیٰ عمار کما کنت علیٰ ابراہیم اے آگ عمار کے لئے اسی طرح ٹھنڈک اور سلامتی کا موجب بن جا جس طرح ابراہیم کے لئے بنی تھی۔

حضرت عمار کی پیٹھ پر وہ نشان موت تک باقی رہے۔ مگر ان کے ایمان میں کوئی لغزش نہ آئی اور یہی نعرہ وردِ زبان رہا

یہ جان و دل نثار محمدؐ کی آن پر
اس راہ میں ہر ایک اذیت قبول ہے

(طبقات ابن سعد جلد 3 ص 246 تا 248 دار بیروت۔ بیروت۔ 19957ء)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مظفر چوہدری

خزانۂ معلومات

متفرق عناوین پر ترتیب وار معلومات

آرنسن میجر

11‘ 12 اکتوبر 1947ء کو پاکستانی فوج کا ایک کانوائے ایک انگریز میجر آرنسن کی سرکردگی میں قادیان بھجوایا گیا۔ اور الفضل میں ان کے تاثرات شائع ہوئے جو انہوں نے قادیان کے احمدی نوجوانوں کی جرأت اور حوصلے کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے سامنے بیان کئے۔ انہوں نے کہا۔

”آپ کے نوجوانوں نے اگر اپنی جانیں دے دیں تو بے شک ان کی موت شاندار ہو گی لیکن میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ انہیں مرنے نہ دیں کیونکہ اگر وہ زندہ رہے تو ان کی زندگی ان کی موت سے بھی زیادہ شاندار ہو گی۔

(الفضل 15۔ اکتوبر 1947ء)

آزاد نوجوان (ہفت روزہ)

یہ اخبار ایک مخلص احمدی محمد کریم اللہ نوجوان نے آزاد نوجوان کے نام سے رام پیٹھا مدراس سے شائع کیا۔ یہ اردو زبان میں شائع ہوتا تھا۔

آسف

عبرانی میں آسف کا مطلب ہے اکٹھا کرتا ہے یا پایہ تکمیل تک پہنچاتا ہے۔

یہ نام یوز آسف کا ایک جزو ہے حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں۔

”یوز کا لفظ یسوع کا بگڑا ہوا یا اس کا مخفف ہے اور آسف حضرت مسیح کا نام تھا جیسا کہ انجیل سے ظاہر ہے جس کے معنے ہیں یہودیوں کے متفرق فرقوں کو تلاش کرنے والا یا اکٹھے کرنے والا۔

(تحفہ گولڑویہ ص 10)

آصف جاہ

آصف جاہ۔ مظفر الملک و الممالک ‘ رستم دوراں‘ ارسطوئے زماں ‘ نظام الملک ‘ نظام الدولہ ‘فتح جنگ۔

یہ ان حکمرانوں کا لقب تھا جو کئی سو سال تک حیدر آباد دکن پر جو برطانوی ہند کی سب سے بڑی مسلمان ریاست تھی حکومت کرتے رہے۔

اسی خطاب کی وجہ سے حیدر آباد دکن کی ریاست ”سرکار آصفیہ“ کہلاتی تھی۔

آسمانی پرکاش

یہ کتاب ناصرالدین عبداللہ وید بھوشن مولوی فاضل صاحب نے پنڈت دیانند کی کتاب ستیارتھ پرکاش کے سمولاس نمبر14 یعنی چودھویں باب میں قرآن کریم پر کئے گئے 100 ناپاک الزامات واعتراضات کے جواب میں تحریر کی۔

کتاب کے آغاز میں مصنف نے بنارس جاکر سنسکرت اور وید کی تعلیم حاصل کرنے آریوں کی سخت دلی اور اپنی مشکلات کا جو حال تحریر کیا ہے وہ پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے یہ کتاب پہلی مرتبہ 500 کی تعداد میں شائع ہوئی اور اس کے کل 320 صفحات ہیں۔

آسمانی پیغام

یہ کتاب صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے فروری 1956ء میں امرتسر میں منعقد ہونے والی ”آل انڈیا کانگریس کمیٹی“ کے اجلاس کے موقع پر تصنیف فرمائی تاکہ ان تک احمدیت کا پیغام پہنچایا جاسکے۔

اس کا دوسرا ایڈیشن اگست 1958ء میں شائع ہوا۔

آسمانی تحفہ

یہ پمفلٹ بھی صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے 1956ء کے کانگریس کمیٹی کے امرتسر میں منعقدہ اجلاس کے لئے تحریر کیا۔ آپ اس وقت ناظر دعوت کے عہدہ پر فائز تھے۔

آپ نے تحریر فرمایا۔

”میرے پیارے ہم وطنو! آپ کے لئے خوشخبری ہو۔ کہ ترقی کا وہ آسمانی راستہ جو گزشتہ زمانہ میں ہمارے بزرگوں کو میسر تھا اس وقت آپ کے اپنے ملک میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے ذریعہ سے آپ کے لئے کھول دیا گیا ہے۔“

نسلی امتیاز پر اکسانے والے فرانسیسی سیاستدان کو سزا

فرانس کی اپیل کورٹ نے دائیں بازو کی ایک سیاستدان کے خلاف تین ماہ کی سزائے معطل کا فیصلہ برقرار رکھا ہے ویٹرولس کی نیشنل فرنٹ کی میرس کیتھرین میگرٹ کو ان کے نسل پرستانہ اور امیگریشن کے خلاف ریمارکس پر ایک ماتحت عدالت نے ستمبر میں تین ماہ کی قید معطل اور 50 ہزار فرینک جرمانہ کی سزا دی تھی گزشتہ روز کے فیصلہ میں کہا گیا ہے کہ کیتھرین میگرٹ نسلی امتیاز پر اکسانے کی مجرم ہیں۔

عبدالحلیم سحر

کرکٹ کی دنیا

کافی بحث اور بیانات کے بعد آخر پاکستان کرکٹ ٹیم کے کپتان کا اعلان کر دیا گیا۔ عامر سہیل جو کہ بائیں ہاتھ سے جارحانہ بیٹنگ کرتے ہیں کو کپتان مقرر کیا گیا ہے۔ کسی بھی کھیل میں ٹیم کی قیادت کرنا بہت اہم فرض ہوتا ہے خاص طور پر کرکٹ جیسے گرگٹ کی طرح رنگ بدلتے کھیل میں کپتانی ایک مشکل لیکن دلچسپ امر ہوتا ہے۔

عامر سہیل پر بہت بڑی ذمہ داری آن پڑی ہے انہیں اب سنجیدگی کے ساتھ اس کو نبھانا ہو گا۔ ٹھنڈے دل و دماغ سے فیصلے کرنے ہوں گے اور خاص طور پر یہ کہ کپتان کی سب سے بڑی خوبی یہ ہوتی ہے کہ اپنی ٹیم کے ہر کھلاڑی کو ساتھ لیکر چلے اور ہر کھلاڑی کی صلاحیتوں کو عین وقت پر اور موقع پر استعمال کرے۔

ٹیم کے اندر ڈسپلن اور سپرٹ پیدا کر کے ایک ناقابل تسخیر بنانا چاہئے۔ خدا کے فضل سے پاکستان کے کھلاڑی بہت سی خوبیوں اور صلاحیتوں سے مالا مال ہیں اور کسی وقت بھی بڑے سے بڑا کارنامہ سرانجام دے سکتے ہیں۔ 1992ء کا ورلڈ کپ زیادہ پرانا واقعہ نہیں ہے کسی بھی صورت سیمی فائنل تک پہنچنے کے امکانات نہ تھے۔ بھارت کے سٹار کھلاڑی سنیل گواسکر بار بار .T.V تبصرہ میں کہہ رہے تھے کہ پاکستانی ٹیم کسی بھی وقت کچھ بھی کر سکتی ہے اس وقت ان کے ساتھی تبصرہ نگار انگریز اس تبصرہ پر معنی خیز انداز میں مسکراتے تھے۔ جب عمران خان کی ولولہ انگیز قیادت میں پاکستانی ٹیم نے ناقابل یقین کارنامہ سرانجام دے دیا۔

آج بھی اگر ٹیم اتحاد اور جذبہ کے تحت ایک قیادت کے تحت لڑنا سیکھ لے تو 1999ء کا ورلڈ کپ جو کہ سر پر ہے اسے حاصل کرنا کوئی مشکل امر نہیں ہے۔

اس وقت تو نظریں صحارا کپ پر لگی ہوئی ہیں اور یہ ٹورنامنٹ عامر سہیل کی قیادت کے لئے ایک ٹیسٹ ہو گا اس کے لئے ابھی سے فوری منصوبہ بندی اور تیاری کی ضرورت ہے۔ اس کے بعد آسٹریلین کرکٹ ٹیم کا دورہ پاکستان ہے اور اگر حالات ٹھیک رہے تو بھارت کے ساتھ ٹیسٹ سیریز ہے۔

بہرحال اب کپتان کا فیصلہ ہو چکا ہے اب سیاست اور بحث و تمحیص کا سلسلہ بند کر کے ٹیم کو منظم کرنے کی ضرورت ہے۔ سینئر اور جونیئر کا قصہ ختم کر کے صرف اور صرف ملک کے لئے کھیلنا اور لین ذمہ داری اور فرض سمجھنا چاہئے۔ ایک دوسرے کا احترام یہ بہت بڑے کردار کی تخلیق کا باعث ہوتا ہے۔

دنیا بھر میں موسمی تبدیلیاں

امریکی ہفت روزہ ”ٹائم“ نے اپنی ایک حالیہ رپورٹ میں لکھا ہے کہ نہ صرف برصغیر بلکہ پوری دنیا میں موسمی تبدیلیوں کا ایک انقلابی دور آنے والا ہے۔ جریدے کے مطابق امریکہ میں سیلابوں نے تباہی مچا دی ہے آسٹریلیا میں خشک سالی کا دور دورہ ہے جنوبی ایشیا کے جنگلوں میں آگ لگ رہی ہے۔ جنوبی امریکہ کے ساحلوں کا درجہ حرارت بڑھ رہا ہے۔ برصغیر میں بھی گذشتہ ایک دہائی سے بارشوں اور سیلابوں کی تباہ کاریاں بڑھ گئی ہیں حال ہی میں انڈونیشیا کے جنگلوں میں آگ لگنے سے ایک ارب ڈالر کا نقصان ہوا۔

سائنس دان اب یہ سمجھنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ آخر ان موسمی تبدیلیوں کے پس پردہ کیا محرکات کارفرما ہیں۔ امریکہ کے ایک تحقیقی ادارے نے اس قسم کی ریسرچ کے لئے 20 لاکھ ڈالر مختص کئے ہیں جریدے نے لکھا ہے کہ موسمی تبدیلیوں کا سراغ لگانے کے لئے ماہرین کی توجہ بحرالکاہل کی گہرائیوں میں مرتکز ہو گئی ہے کیونکہ جب سمندر میں درجہ حرارت بڑھتا ہے تو اس کی تہہ میں بنیادی تبدیلیاں واقع ہونے لگتی ہیں ماہرین کے خیال میں موسمی تبدیلیوں کا موجودہ رجحان 9 ہزار سے 14 ہزار سال کے درمیان تبدیل ہوا ہے اس دوران سطح سمندر بتدریج بلند ہوتی رہی کرۂ ارض پر موسموں میں قابل ذکر تبدیلی 1850ء میں آنا شروع ہوئی اس کے بعد ہر 50 سال کے بعد موسم بدلتا رہا آج سے 75 سال پہلے بھی موسم میں غیر معمولی تبدیلی پیدا ہوئی تھی حالیہ تبدیلی یہ ہے کہ کرۂ ارض کا درجہ حرارت بڑھ رہا ہے۔ جہاں تک مستقبل کی تبدیلیوں کا تعلق ہے ماہرین نے سیلابوں‘ بارشوں اور طوفانوں کی پیش گوئی کی ہے۔ فیکٹریوں‘ کارخانوں‘ گاڑیوں کے دھویں اور ریفریجریٹر اور ایئرکنڈیشنرز سے نکلنے والی گیس نے کرۂ ارض کی حفاظتی تہہ (اوزون) کو کمزور کر دیا ہے اور بیسویں صدی کے اختتام پر یعنی صرف 4 سال بعد یہ 50 فیصد ہو جائے گی جس کا لامحالہ موسموں پر اثر پڑے گا۔ دنیا کی تمام اقوام مل کر 7 بلین ٹن کاربن ڈائی آکسائیڈ فضا میں بھیجتی ہیں۔ ماہرین کے مطابق آئندہ 20 برس میں کرۂ ارض کا درجہ حرارت نصف ڈگری تک بڑھ جائے گا امریکہ میں 2060ء تک درجہ حرارت 5 سے 20 ڈگری بڑھے گا جس سے قطب شمالی اور قطب جنوبی کے برفانی تودے بھی پگھل جائیں گے اس سے کرۂ ارض کو سیلابوں اور طوفانوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔

(روزنامہ جنگ سنڈے میگزین 2۔ اگست 98ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر31723 میں مقصود احمد ولد ظفر احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پنڈی بھاگو ضلع سیالکوٹ۔ ہجرت کالونی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-12-6 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ دو ہزار روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ 96-11-29 سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مقصود احمد 29/817 سیکٹر نمبر2-D ہجرت کالونی کراچی گواہ شد نمبر1 نعیم اللہ باجوہ صدر حلقہ گواہ شد نمبر2 محمد فیصل آفیسر کالونی کراچی۔

مسل نمبر31724 میں روبینہ عمران ہاشمی زوجہ مکرم صابر عمران ہاشمی قوم ہاشمی پیشہ خانہ داری عمر37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ماڈل کالونی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 98-3-15 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زیورات طلائی وزنی بارہ تولہ مالیتی ساٹھ ہزار روپے اور حق مہر پچیس ہزار روپے کل جائیداد مالیتی 85 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ پانچ صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ روبینہ عمران ہاشمی 57 ممیر اٹاؤن ماڈل کالونی کراچی گواہ شد نمبر1 چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیاں کراچی گواہ شد نمبر2 صابر عمران ہاشمی ماڈل ٹاؤن کراچی خاوند موصیہ۔

مسل نمبر31725 میں صفیہ بیگم زوجہ چوہدری حمید احمد صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شاہدرہ ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-3-5 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی چار تولہ مالیتی تیئس ہزار روپے اور حق مہر پانچ صد روپے کل ساڑھے تیئیس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ پانچ صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ صفیہ بیگم زوجہ چوہدری حمید احمد صاحب گلشن سٹریٹ شاہدرہ ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر1 چوہدری محمد اقبال شاہدرہ ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر2 پرویز احمد شاہدرہ ٹاؤن لاہور۔

مسل نمبر31726 میں آنسہ ناصر بنت ملک ناصر احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شاہدرہ ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 98-3-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی وزنی ایک تولہ مالیتی پانچ ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ دو صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ آنسہ ناصر مکان نمبر6 گلی نمبر5 جہانگیر پارک شاہدرہ ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر1 چوہدری محمد اقبال شاہدرہ ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر2 تنویر احمد شاہدرہ ٹاؤن لاہور۔

مسل نمبر31727 میں حفیظہ بیگم زوجہ چوہدری محمد صدیق صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلی نمبر6 جہانگیر پارک شاہدرہ ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 98-3-15 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زیورات طلائی چوڑیاں چھ تولے۔ سیٹ چار تولے کل وزن دس تولے مالیتی پچاس ہزار روپے (2) زمین ایک بیگھہ واقع گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ از طرف برخوردار مالیتی پچاس ہزار روپے (3) حق مہر بذمہ خاوند پانچ ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ پانچ صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں اور مبلغ -/2500 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ حفیظہ بیگم زوجہ چوہدری محمد صدیق لاہور گواہ شد نمبر1 پرویز احمد گلی نمبر6 جہانگیر پارک شاہدرہ ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر2 چوہدری محمد اقبال ولد محمد سعید احمد گلی نمبر6 جہانگیر پارک شاہدرہ ٹاؤن لاہور۔

مسل نمبر31728 میں منصورہ اسلم زوجہ اسلم محمود قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 98-4-9 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) طلائی زیور ساڑھے نو تولہ مالیتی سنتالیس ہزار پانچ سو روپے (2) حق مہر وصول شدہ مالیتی پچیس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ پانچ صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ منصورہ اسلم زوجہ اسلم محمود مکان نمبر990 نظام بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر1 رانا مبارک احمد ولد رانا محمد یعقوب صدر جماعت احمدیہ حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر2 اسلم محمود ولد محمد یعقوب مکان نمبر990 نظام بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔

مسل نمبر31729 میں سید قمر احمد ولد سید توقیر مجتبیٰ صاحب قوم سید پیشہ طالب علم عمر19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور کینٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 98-3-12 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ دو صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد سید قمر احمد ولد سید توقیر مجتبیٰ F/91 عسکری فلیٹ سرفراز رفیقی روڈ لاہور کینٹ گواہ شد نمبر1 سید توقیر مجتبیٰ F/91 عسکری فلیٹ سرفراز رفیقی روڈ لاہور کینٹ۔ گواہ شد نمبر2 عظیم احمد E-2 آفیسرز کالونی غازی روڈ لاہور صدر۔

مسل نمبر31730 میں عبد الوحید ولد محمد حسن صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر61 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلبرگ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 98-1-26 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) فلیٹ سنگل بیڈ 52 جی انگوری باغ زر خرید قیمت ایک لاکھ روپے (2) مکان زر خرید حصہ 1/6 ہمشیرہ و برادران کے ساتھ قیمت ایک لاکھ روپے (3) ترکہ والد صاحب زمین برقبہ پانچ ایکڑ حصہ 1/4 واقع 59 گ۔ب نزد جڑانوالہ مالیتی ایک لاکھ پچاس ہزار روپے (4) مکان پختہ بیت بازار جڑانوالہ حصہ 1/4 مالیتی ایک لاکھ پچاس ہزار روپے (5) منقولہ جائیداد مالیتی تین لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 8000 ہزار روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبد الوحید ولد محمد حسن صاحب 1-A-468 گلبرگ 3 لاہور گواہ شد نمبر1 محمد جمیل فیضی مکان نمبر43 گلبرگ 2 لاہور گواہ شد نمبر2 چوہدری آصف لطیف E/113 گلبرگ 3 لاہور۔

مسل نمبر31731 میں فرحت وحید زوجہ عبد الوحید قوم سید پیشہ خانہ داری عمر بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلبرگ 3 لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 98-1-26 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) رہائشی مکان قیمت چار لاکھ روپے (2) حق مہر بذمہ خاوند تین ہزار روپے (3) منقولہ جائیداد مالیتی دو لاکھ ساٹھ ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ بارہ صد روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ فرحت وحید زوجہ عبد الوحید 1-A-468 گلبرگ 3 لاہور گواہ شد نمبر1 محمد جمیل فیضی مکان نمبر43 گلبرگ 2 لاہور۔ گواہ شد نمبر2 چوہدری آصف لطیف K-E/133 گلبرگ 3 لاہور۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے خاص خاص پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

پیر 31- اگست 1998ء

12-45 رات- چلڈرنز کارنر- چلڈرنز ورک شاپ لجنہ ربوہ
1-25 رات-درس القرآن
2-30 رات- سالانہ اجتماع- واقفین نو ٹوبہ ٹیک سنگھ
3-25 رات-چینی زبان سیکھیے
4-50 صبح-چلڈرنز کارنر
5-25 صبح-لقاءمع العرب
7-10 صبح-اردو کلاس
8-15 صبح-چینی زبان سیکھیے
8-45 صبح-حضرت صاحب کی ملاقات انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ
10-45 صبح-چلڈرنز ورک شاپ
11-25 دوپہر-درس القرآن
12-25 دوپہر-لقاء مع العرب
1-50 دوپہر-اردو کلاس
2-55 دوپہر- احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس- دوسرا النور باسکٹ بال ٹورنامنٹ
4-35 بعد دوپہر-نارویجین زبان سیکھیے
7-05 شام-ہومیو پیتھی کلاس
8-40 رات-لقاء مع العرب
10-30 اردو کلاس

منگل یکم ستمبر 1998ء

12-40 رات-چلڈرنز کارنر کلاس نمبر10
1-10 رات-روحانی خزائن حصہ دوئم
2-55 رات-ہومیو پیتھی کلاس
3-05 نارویجین زبان سیکھیے
3-35 تقریری مقابلہ اطفال الاحمدیہ کراچی
4-40 رات-چلڈرنز کلاس- حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات
5-10 صبح-لقاء مع العرب
6-15 صبح-احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس-دوسرا النور باسکٹ بال ٹورنامنٹ
7-20 اردو کلاس
8-25 صبح-نارویجین زبان سیکھیے
8-55 ہومیو پیتھی کلاس
10-50 صبح-چلڈرنز کارنر کلاس نمبر104
11-20 دوپہر- پشتو پروگرام- خطبہ جمعہ 28-2-97
12-30 دوپہر-تعلیم دین حق
1-10 دوپہر-لقاء مع العرب
2-05 دوپہر-اردو کلاس
3-15 دوپہر-طبی معاملات-پروگرام نمبر3
4-35 بعد دوپہر-فرنچ زبان سیکھیے
7-10 رات- ترجمۃ القرآن کلاس 23-8-95
8-20 رات-لقاء مع العرب
9-25 رات-نارویجین زبان سیکھیے
10-35 رات-اردو کلاس

بدھ 2- ستمبر 1998ء

12-40 رات- چلڈرنز کارنر- یسرنا القرآن کلاس
1-05 رات- چلڈرنز کارنر- واقفین نو پروگرام سیالکوٹ
1-30 اراؤنڈ دی گلوب پیشکش سید طاہر احمد صاحب
2-00 رات- ترجمۃ القرآن کلاس 23-8-95
3-05 رات-فرنچ زبان سیکھیے
4-40 رات- چلڈرنز کارنر یسرنا القرآن کلاس
5-00 صبح-لقاء مع العرب
6-05 صبح-طبی معاملات-میزبان ڈاکٹر عالیہ عصمت صاحبہ
6-35 صبح-متفرق پروگرام واقفین نو
7-00 اردو کلاس
8-05 صبح-فرنچ زبان سیکھیے
8-45 صبح-ترجمۃ القرآن کلاس نمبر77
10-40 صبح- چلڈرنز کارنر یسرنا القرآن کلاس نمبر14
11-05 دوپہر-سواحیلی پروگرام
12-00 دوپہر-ہماری کائنات-پیشکش سید طاہر احمد صاحب
1-00 دوپہر-لقاء مع العرب
2-10 دوپہر-اردو کلاس
3-15 دوپہر-احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی در ثمین حصہ 14
4-35 بعد دوپہر-جرمن زبان سیکھیے
7-15 رات-ترجمۃ القرآن کلاس
8-15 رات-لقاء مع العرب
10-30 رات-اردو کلاس

جمعرات 3- ستمبر 1998ء

12-35 رات- چلڈرنز ملاقات- حضرت صاحب کے ساتھ
1-05 رات-احمدیہ ٹیلی ویژن تفریح عبید اللہ علیم کی یاد میں ایک تقریب
1-45 ترجمۃ القرآن کلاس 95-8-24
2-50 رات-جرمن زبان سیکھیے
3-15 رات-احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی
4-50 رات-چلڈرنز کارنر-ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ
5-20 صبح-لقاء مع العرب
6-20 صبح-کینیڈین ڈسک- مجلس سوال و جواب 94-6-30 کینیڈا میں
7-10 صبح-اردو کلاس
8-15 صبح-جرمن زبان سیکھیے
8-50 صبح-ترجمۃ القرآن کلاس
10-55 صبح-چلڈرنز کارنر حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات
11-20 دوپہر-سندھی پروگرام-خطبہ جمعہ
12-20 دوپہر-احمدیہ ٹیلی ویژن تفریح-عبید اللہ علیم کی یاد میں ایک تقریب
1-00 دوپہر-لقاء مع العرب
2-00 دوپہر-اردو کلاس
3-05 دوپہر-کوئز-تاریخ احمدیت
4-35 بعد دوپہر-عربی زبان سیکھیے
7-05 رات-ہومیو پیتھی کلاس
8-10 رات-لقاء مع العرب
10-30 رات-اردو کلاس

اطلاعات و اعلانات

نکاح

○ عزیزہ انیقہ چوہدری صاحبہ بنت چوہدری نصیر احمد علوی صاحب کا نکاح ہمراہ مکرم صفدر حسین صاحب ابن مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب مرحوم (گھٹیالیاں حال کراچی) مکرم سید حسین احمد صاحب مربی سلسلہ نے بعوض حق مہر 10000 کینیڈین ڈالر احمدیہ ہال کراچی میں پڑھا احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ اس نکاح کو دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت فرمائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

درخواست دعا

○ مکرم نور الدین صاحب سابق امیر جماعت چٹاگانگ (بنگلہ دیش) ڈھاکہ میں بیمار ہیں۔ آپ مکرم سلیم الدین احمد صاحب صدر محلہ دارالیمن غربی ربوہ کے بڑے بھائی ہیں۔

○ مکرم مقصود احمد طاہر صاحب بٹ انسپکٹر انصار اللہ بیمار ہیں۔ اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں۔

احباب سے ان سب کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ولادت

○ خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مکرم محمد الیاس بشیر صاحب (ڈویژنل فارسٹ آفیسر) حال راجن پور کو مورخہ 98-7-16 بروز جمعرات دوسری بیٹی سے نوازا ہے۔ از راہ شفقت اس کا نام حضور ایدہ اللہ نے دردانہ الیاس عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم حافظ محمد حسین صاحب (مرحوم) ٹھٹھہ سندرانہ ضلع جھنگ کی پوتی اور مکرم محمد زاہد صاحب سابق سیکرٹری مال کانیاوالا ضلع شیخوپورہ کی نواسی ہے۔ بچی وقف نو میں شامل ہے۔

احباب جماعت سے بچی کی صحت و سلامتی و درازی عمر اور خادمہ دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ
قائم شدہ 1958ء
طلباء، وکلاء اور دماغی کام کرنیوالوں کیلئے
نہایت مفید اور مؤثر دوائیں
پھکی منڈی
دماغی کمزوری۔ نظر کی کمزوری اور دائمی نزلہ کو دور کرنے کیلئے۔
حب مقوی دماغ: ذہنی صلاحیتوں کو تقویت پہنچانے کیلئے بہترین گولیاں
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
211538

خوشخبری
یہ رعایت محدود مدت کیلئے ہے۔
صرف 50/ روپے کی کوئی ایک ہومیوپیتھک کتاب یا جرمن ہومیوفارمیسی کی ادویات خریدیں اور "تین ہومیوپیتھک ادویات کی افادیت" ایک کتابچہ بالکل مفت حاصل کریں۔
جرمن ہومیوفارمیسی GHP کی زود اثر سیل بند ادویات رعائتی قیمت پر صرف 200/ روپے کی یکمشت خریدیں اور 50/ روپے کی کوئی ایک ہومیوپیتھک کتاب بالکل مفت حاصل کریں۔
تشخیص علاج ادویات
ہومیوپیتھک علاج وادویات کیلئے با اعتماد نام
عزیز ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور
خصوصی رعایت کیساتھ
گولبازار ربوہ
212399

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت لائبریری ربوہ

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ: 27۔اگست۔گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 26 سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 35 سنٹی گریڈ
28۔اگست غروب آفتاب 6-40
29۔اگست طلوع آفتاب 5-39

عالمی خبریں

طالبان نے کہا ہے امریکہ ہماری حکومت تسلیم کرلے تو کشیدگی ختم ہو جائے گی۔دونوں ملکوں میں مجرموں کے تبادلہ کا کوئی معاہدہ نہیں۔افغانستان اور امریکہ میں سیاسی تعلقات استوار ہونے سے بہت سے مسئلے ختم ہو جائیں گے۔امریکہ کابل میں سفارت خانہ کھولے۔ہم واشنگٹن میں کھولیں گے۔اقوام متحدہ میں طالبان کے ترجمان نوراللہ زیدران نے کہا کہ امریکہ 10 سال تک افغانوں کا ساتھی رہا ہے۔وہ بھی امریکہ سے خصوصی محبت کرتے ہیں مگر میزائیلوں کے حملوں نے اس محبت کو ختم کر دیا ہے۔

امریکی حملوں کے خلاف رد عمل کا پہلا مظاہرہ اس وقت دیکھنے میں آیا جب جنوبی افریقہ کے ایک امریکی ہوٹل میں بم دھماکہ سے 2۔افراد ہلاک اور 25 زخمی ہو گئے۔"مسلم اگینسٹ گلوبل آپریشن" نامی تنظیم نے دھماکے کی ذمہ داری قبول کرلی۔

بنگلہ دیش کی فوج پر بھارتی فوج کی فائرنگ سے 2 بنگلہ دیشی فوجی ہلاک ہو گئے۔بنگلہ دیش میں بھارتی سفیر کو بلا کر احتجاج کیا گیا۔یہ واقعہ بنگلہ دیش کی شمال مغربی سرحد پر پیش آیا۔

اقوام متحدہ نے اعلان کیا ہے کہ سوڈان میں اعصابی گیس کی تیاری کا کوئی ثبوت نہیں ملا۔سوڈان کے الشفاء نامی کارخانے میں دوائیں تیار ہوتی تھیں۔بین الاقوامی معاہدے کے تحت سوڈان عراق کو ادویات کی فراہمی کا پابند ہے۔

بی بی سی نے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت دونوں سی ٹی بی ٹی (ایٹمی معاہدے نہ کرنے کے جامع معاہدہ) پر دستخط کر دیں گے۔پاک امریکہ مذاکرات کا اگلا دور آئندہ ماہ ہو گا۔

اسامہ بن لادن نے کہا ہے کہ امریکی حملوں کے پروگرام کا قبل از وقت پتہ چل گیا تھا۔اس رات خوست میں ہونے والے ایک اجلاس میں شرکت کرنا تھی۔اطلاع ملنے پر یہ اجلاس منسوخ کر دیا گیا۔امریکی سیٹلائٹ فون کے ذریعے اسامہ کی نگرانی کر رہے تھے۔اطلاع ملنے پر انہوں نے فون بند کر دیا۔

سوڈان کی حکومت صدر کلنٹن پر ان کی غیر حاضری میں میزائیلوں کے حملوں کے الزام میں مقدمہ چلائے گی۔

ایران نے افغان سرحد کے قریب وسیع پیمانے پر جنگی مشقوں کا فیصلہ کر لیا ہے۔30 میل کے علاقے میں 70 ہزار سے زائد ایرانی فوجی مشقوں میں حصہ لیں گے۔جدید ترین فضائی اور بری ہتھیاروں سے تجربات کئے جائیں گے۔

اسامہ بن لادن عرب سیاح کے روپ میں مقبوضہ کشمیر کا دورہ کر چکا ہے اس خبر سے بھارتی خفیہ ایجنسیوں میں کھلبلی مچ گئی۔تحقیقات شروع کر دی گئی۔یہ دورہ 1997ء کے آغاز میں کیا گیا تھا۔

بھارتی فضائیہ کے آدھے لڑاکا طیارے گراؤنڈ ہو چکے ہیں۔فنڈز کی کمی کے باعث مگ 21 '23 '25 '27 اور 29 طیاروں کی مرمت میں مشکلات کا سامنا ہے۔ہندوستان ایروناٹیکل کے بنائے اکثر طیارے تیکنیکی بنیادوں پر تباہ ہو چکے ہیں۔

امریکہ نے بھارت کو مشورہ دیا ہے کہ کشمیر میں سوڈان اور افغانستان جیسی کارروائی نہ کی جائے۔حریت پسندوں سے زیادہ سختی کی تو حالات بگڑ بھی سکتے ہیں۔

امریکہ نے پاکستان کو پیشکش کی ہے کہ وہ سی ٹی بی ٹی پر دستخط کر دے تو مسئلہ کشمیر حل کرا دیں گے۔امریکہ نے پاکستان کے آئی ایم ایف اور پیرس کلب سے جلد سمجھوتوں کے لئے حمایت کا اعلان کر دیا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ملکی خبریں

ایم کیو ایم نے سندھ اور مرکز میں حکومت کا ساتھ چھوڑنے کا اعلان کر دیا ہے۔اور سندھ اسمبلی' قومی اسمبلی اور سینٹ میں اپوزیشن بنچوں پر بیٹھنے کا اعلان کر دیا ہے۔سندھ کے وزیروں' مشیروں اور پارلیمانی سیکرٹیریوں نے اپنے استعفے گورنر سندھ کے حوالے کر دیئے۔

ایم کیو ایم کی علیحدگی سے اب سندھ حکومت کی اکثریت ختم ہو گئی ہے۔وزیر اعلیٰ لیاقت جتوئی کی حکومت ختم ہو سکتی ہے۔

ایم کیو ایم کی رابطہ کمیٹی نے کہا ہے کہ حکومت نے ایم کیو ایم سے تحریری یا زبانی معاہدوں کی خلاف ورزی کی۔اب ایم کیو ایم سندھ اور مرکز میں اپوزیشن کا کردار ادا کرے گی۔فی الحال پیپلز پارٹی سمیت کسی بھی پارٹی سے اتحاد کا فیصلہ نہیں کیا گیا۔پیپلز پارٹی نے سندھ میں تحریک عدم اعتماد پیش کی تو حمایت کرنے یا نہ کرنے کا فیصلہ عوام کی رائے سامنے رکھ کر کیا جائے گا۔

محترمہ بے نظیر بھٹو کے ظاہر کئے گئے اثاثے اور اکاؤنٹس بحال کر دیئے گئے۔تاہم عدالت کی پیشگی اجازت کے بغیر بے نظیر اپنے غیر منقولہ اثاثے فروخت یا منتقل نہیں کر سکیں گی۔

سابق چیف آف آرمی سٹاف جنرل اسلم بیگ نے بتایا ہے کہ دنیا کا سی آئی اے کا سب سے بڑا اڈہ ضیاء الحق کے دور میں پاکستان میں بنا تھا۔نواز شریف اسی ضیاء الحق کی باقیات ہیں اور ان کا مشن پورا کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔لطف کی بات یہ ہے کہ ان کے مشیر ہم پر امریکی اڈے بنوانے کا الزام لگا رہے ہیں۔

فوج کے اطلاعاتی ادارے آئی ایس پی آر کے ترجمان نے بتایا ہے کہ چیف آف آرمی سٹاف جنرل جہانگیر کرامت نے وزیر اعظم نواز شریف کو امریکی حملے سے پیشگی آگاہ کر دیا تھا۔امریکی جنرل رالسٹن 20۔اگست کی شام ساڑھے سات بجے پہنچے اسی رات ساڑھے دس بجے چلے گئے۔چیئرمین جائنٹ چیف آف سٹاف نے ائرپورٹ پر انہیں امریکی بحری جہازوں کے جارحانہ انداز سے آگاہ کر دیا تھا۔جنرل رالسٹن نے بتایا کہ یہ جہاز افغانستان میں دہشت گردوں کے ٹھکانوں کو نشانہ بنانے کے لئے ہیں۔اس کی اطلاع فوری طور پر وزیر اعظم کو دی گئی۔

کراچی میں چار مزید افراد ہلاک ہو گئے۔فیصل کالونی میں فائرنگ اور گاڑیوں پر پتھراؤ کیا گیا۔ٹرانسپورٹ اور کاروبار بند رہا۔

وزیر اعظم نواز شریف نے بتایا ہے کہ ہمیں اطلاع ملنے تک امریکی میزائیل فائر ہو چکے تھے۔یہ تاثر قطعی غلط ہے کہ امریکہ نے ان حملوں سے قبل ہمیں اعتماد میں لیا تھا۔جنرل رالسٹن نے آرمی چیف کو بتایا کہ میزائیل فائر ہو چکے ہیں۔10 بجے کے بعد افغان حدود میں ہوں گے۔اطلاع کا مقصد یہ تھا کہ کہیں پاکستان انہیں بھارتی میزائیل سمجھ کر اس پر حملہ نہ کر دے میزائیلوں نے ڈیڑھ گھنٹہ کی پرواز کے بعد منزل مقصود تک پہنچنا تھا۔پاکستان کسی پڑوسی ملک کے خلاف جارحیت میں آلہ کار بننے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔

محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ امریکہ کو ذاتی دفاع کا حق حاصل ہے دہشت گردی کے خلاف امریکہ کو یکطرفہ اقدام سے گریز کرنا چاہئے۔

بے نظیر بھٹو نے نواز شریف کے خلاف ایک اور ریفرنس دائر کر دیا ہے جس میں الزام لگایا گیا ہے کہ نواز شریف نے ناجائز قرضے لئے اور ٹیکس چوری کیا۔احتساب مارشل لاء دور سے شروع کیا جائے۔

احمد کیٹرنگ سروس
ٹینٹ اینڈ فوڈ سپلائرز' پارٹی ڈیکوریٹر
• ہر قسم کی تقریبات کیلئے پکی پکائی دیگیں دستیاب ہیں۔
(خواتین کیلئے باپردہ سروس کی سہولت ہے)
343 فیروز پور روڈ لاہور نزد بجاج ارمارکیٹ
☎: 853453 ,5863738 ,0342-7558315

PIM's STUDIO
معیاری فوٹوگرافی جدید آلات سے اپنی زندگی کے یادگار لمحات محفوظ کرنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں
B-04 دوکان نمبر3 لالہ رخ واہ کینٹ

ضرورت برائے خواتین اساتذہ
یونیق سکالرز اکیڈمی کمپیوٹرائزڈ دارالرحمت وسطی ربوہ میں مندرجہ ذیل قابلیت کی حامل خواتین ٹیچرز کی ضرورت ہے۔
۱۔ سائنس ٹیچرز FSc/BSc 3 اسامیاں
2۔ ریاضی ٹیچرز BSc (MATH) 2 〃
3۔ انگلش ٹیچرز (انگلش لٹریچر کیساتھ) BA 3 〃
4۔ جنرل BSc/BA 3 〃
• درخواستیں مکمل کوائف کے ہمراہ 2 ستمبر تک ادارہ کے آفس میں پہنچ جانی چاہئیں۔
• انٹرویو مورخہ 3 ستمبر بروز جمعرات صبح 8:30 بجے ہو گا۔
پرنسپل

اکسیر موٹاپا 40/-
ہیئر ریزنسوں (جیب انڈمرا) 30/-
دوائی فضل الٰہی (برائے اطلاوفرنر) 200/-
زوجام عشق 900/-
اکسیر لیکوریا کیپسول 40/-
کلین اپ چہرے کے فیر ضروری بال ہٹانے کیلئے 25/-
سفوف اکسیر شوگر 35/-
جدید دواخانہ خدمت خلق گولبازار ربوہ فون: 659